سوال

مشکل یہ ہے کہ کچھ سالوں سے خاوند مجھے حقیر سمجھ رہا ہے اور میرے جسمانی حقوق بھی ادا نہیں کر رہا حتی کہ بوسہ تک چھوڑ رکھا ہے ، اور گندی قسم کی جنسی فلمیں دیکھتا رہتا ہے ، میری اولاد بھی ہے میرے خیال میں اس کا حل طلاق نہیں (اولاد کی وجہ سے) تو اب آپ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہو سکتا ہے ؟ میں اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے میں جھجک محسوس کرتی ہوں ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اول :

سوال کرنے والی مسلمان بہن آپ اپنے خاوند سے اس معاملہ میں بات کرنے میں جھجک محسوس نہ کریں ، اس لیے اسے حل کرنے کے لیے اس سے بات چیت ہی سب سے زیادہ بہتر اور اچھی چیز ہے ۔

آپ اسے وعظ و نصیحت کریں ، اور اسے کوئی اچھی اور بلیغ بات کہیں ، اسے اللہ تعالی کے عذاب اور اس کی ناراضگی یاد دلائیں ، جہنم کے عذاب سے خوف دلائیں ، اسے آپ اہل و عیال کے متعلق امانت اور ذمہ داری کا احساس کرائیں اور یاد دلائیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی اس رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہوگا) ۔

اور اس کا آپ پر یہ حق ہے کہ آپ اسے بتائیں کہ جو کچھ وہ آپ کے ساتھ کر رہا ہے وہ گناہ اور معصیت و نافرمانی ہے ، اور اس قسم کی مخرب الاخلاق اور خبیث قسم کی فلموں کا مشاہدہ اسے اللہ تعالی اور اس کے ذکر سے دور کر دے گا ، ہو سکتا ہے اس سے اس میں نرمی پیدا ہو جائے اور نصیحت حاصل کرے ۔

آپ اس سے ایسا سلوک حکمت اور مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے کئی ایک بار کریں ، اگر وہ پھر بھی آپ کی بات تسلیم نہ کرے تو پھر آپ کے خیال میں جو لوگ اس مسئلہ میں کچھ فائدہ مند ہو سکتے ہیں ان سے تعاون اور مدد حاصل کریں مثلا اہل علم ، اور اس کے رشتہ دار و اقربا میں سے اچھے قسم کے لوگ جو اصلاح پسند ہوں یا پھر اس کے وہ دوست جن کی بات وہ رد نہیں کرتا ۔

دوم :

آپ کوشش کریں کہ اسے چند ایک تقریروں اور علمی دروس کی کیسٹیں سنائیں چاہے وہ ڈائریکٹ ہوں یا ان ڈائریکٹ طریقے سے ، اور آپ اسے کچھ اسلامی کتب بھی پیش کریں جو اس موضوع میں ہوں ہو سکتا ہے اس سے ہی اس کا دل نرم ہو جائے اور وہ حق کی طرف پلٹ آئے ۔

سوم :

اور اگر یہ سب کچھ بھی فائدہ مند ثابت نہ ہو سکے تو پھر آپ اپنے اور اس کے خاندان میں سے ایک ایسے شخص کو منصف مقرر کریں جس کے بارہ میں آپ سمجھتی ہوں کہ ان کی دخل اندازی کی بنا پر تعلقات اچھے ہوں گے اور وہ اس برائی اور گناہ اور شر سے دور ہو جائے گا اور وہ لوگ اصلاح پسند بھی ہونے ضروری ہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوراگر تم خاوند، بیوی کے درمیان آپس کی ان بن کا خوف محسوس کرو توایک منصف مردوالوں میں سے اورایک عورت کے گھروالوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تواللہ تعالی دونوں میں ملاپ کرادے گا، یقینا اللہ تعالی پورے علم والاپوری خبر والا ہے النساء (35) ۔

اگران دونوں منصفوں نے اصلاح کرنی چاہی توہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کے درمیان ملاپ کرائے اورآپ کوخیر وبھلائی اوراطاعت پر اکٹھا ہونے کی توفیق دے، اورآپ دونوں کے درمیان خاوند بیوی کی طرح اچھے طریقے سے محبت پیدا کرے اورآپ کواکٹھا کردے ۔

چہارم :

اوراگر یہ منصف بھی تم دونوں کے درمیان اتفاق پیدانہ کرسکیں توپھر اگر آپ صبر اوربرداشت کرسکیں توپنے خاوند پرمندرجہ ذیل حل پیش کریں :

کہ وہ دوسری شادی کرلے اورآپ اس کے ساتھ ہی رہیں چاہے وہ آپ کے پاس نہ بھی آئے اورآپ کے جسمانی حقوق نہ بھی ادا کرے لیکن شرط یہ رکھیں کہ وہ ان گناہوں اورمعاصی کوترک کردے اورآپ اپنی اولاد سمیت اس کے پاس ہیں رہیں اوروہ آپ پر خرچہ کرتا رہے تواس میں بھی کوئی حرج نہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگر کسی عورت کواپنے خاوند کی بددماغی اوربے پرواہی کا خوف ہو تودونوں آپس میں جو صلح کرلیں اس میں کسی پر کوئی گناہ نہیں، اور صلح بہت ہی بہتر اوراچھی چیز ہے النساء (128) ۔

یہاں پر اصلاح اور صلح کے کئی ایک معنی ہیں : جس میں سے یہ بھی ہے کہ :

بیوی خاوند کواس بات کی اجازت دے دے کہ وہ اس کی باری کسی اور بیوی کودیتی ہے اوراس کے بدلے میں وہ اسے اپنی عصمت میں ہی باقی رکھے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ام المومنین سودہ بنت زمعۃ رضی اللہ تعالی عنہا جب بوڑھی ہوگئیں توانہوں نے اپنی باری والادن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کوھبہ کردیا، توسودہ رضی اللہ تعالی عنہا کی باری والے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ تعالی کے پاس رہتے تھے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (4914) صحیح مسلم حدیث نمبر (1463)

اورسودہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک تھیں ۔

اوراگر یہ حل یا اسی طرح کا کوئی اورحل پیش کرنے پر بھی آپ کے درمیان اتفاق اورجمع نہ ہوسکے اورآپ میں صبر و تحمل کی استطاعت نہ ہوتوپھر طلاق کی سوچ اس وقت ہونی چاہیے جب آپ یہ یقین کرلیں کہ اس شخص کے ساتھ رہنا علیحدگی سے زیادہ نقصان دہ ہے توپھر ہم یہ کہیں کہ آپ اس حالت میں اللہ تعالی کے اس فرمان کی طرف آئیں :

اوراگر خاوند اور بیوی دونوں جداہوجائیں تواللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کوبے نیاز کردے گا اوراللہ تعالی بڑی وسعت اورحکمت والا ہے النساء (130) ۔

آپ کے اس معاملہ کی صعوبت اور مشکل اس بات کی متقاضی ہے کہ آپ حتمی طور پر اللہ تعالی سے رجوع کریں اوراس سے توفیق اورتعاون طلب کریں کہ وہ آپ کوکوئی صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ہم آپ کوایک بار پھر یہ یاد دلائیں گے کہ خاوند کو نصیحت کرنا اوراسے صحیح راستے کی طرف لانے کی کوشش کرنا ہر حالت میں واجب ہے اللہ تعالی آپ کی حفاظت ونگہبانی فرمائے ۔

والله اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

7669